بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ — ۴ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ — ۳۱ وفا ۱۳۴۷ش — ۳۱ جولائی ۱۹۶۸ء — نمبر ۱۷۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی ایمان اُس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک انسان رضا بالقضا کا درجہ حاصل نہ کرے

یہ وہ مقام ہے جہاں کوئی ابتلا باقی نہیں رہتا۔ دوسرے مقامات میں ابتلا کا اندیشہ رہتا ہے

"نفسِ مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں۔ امارہ والے میں نفسِ امارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں اور جو شخص نفسِ مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے۔ مطمئنہ والے کو پہلی نعمت یہ دی جاتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے آرام پالیتے جیسے فرمایا۔ یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً۔ یعنی اے خدا تعالیٰ میں آرام یافتہ نفس اپنے رب کی طرف آجا۔ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی۔ اس میں ایک باریک نکتہ معرفت ہے جو یہ کہا کہ خدا تجھ سے راضی اور تو خدا سے راضی۔ بات یہ ہے کہ جب تک انسان اس مرحلہ پر نہیں پہنچتا اور لوامہ کی حالت میں ہوتا ہے اس وقت تک خدا تعالیٰ سے ایک قسم کی لڑائی رہتی ہے۔ یعنی کبھی کبھی وہ نفس کی تحریک سے نافرمانی بھی کر بیٹھتا ہے۔ لیکن جب مطمئنہ کی حالت پر پہنچتا ہے تو اس جنگ کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے صلح ہو جاتی ہے۔ اس وقت وہ خدا سے راضی ہوتا ہے اور خدا اس سے راضی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ لڑائی جھگڑا بالکل جاتی رہتی ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر شخص خدا تعالیٰ سے لڑائی رکھتا ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا ہے اور بہت ساری امانی اور امیدیں رکھتا ہے لیکن اس کی وہ دعائیں نہیں سنی جاتیں یا خلاف امید کوئی بات ظاہر ہوتی ہے تو دل کے اندر اللہ تعالیٰ سے ایک لڑائی شروع کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر بدظنی اور اس سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے لیکن صالحین اور عباد الرحمٰن کی کبھی اللہ تعالیٰ سے جنگ نہیں ہوتی کیونکہ وہ رضا بالقضا کے مقام پر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ حقیقی ایمان اُس وقت تک پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب تک انسان اس درجہ کو حاصل نہ کرے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی اس کی مرضی ہو جائے۔ دل میں کوئی کدورت اور تنگی محسوس نہ ہو بلکہ شرح صدر کے ساتھ اس کی ہر تقدیر اور قضا کو ماننے کو تیار ہو۔ اس آیت میں رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً کا لفظ اسی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ رضا کا اعلیٰ مقام ہے جہاں کوئی ابتلاء باقی نہیں رہتا۔ دوسرے جس قدر مقامات ہیں وہاں ابتلاء کا اندیشہ رہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۹، ۲۵۰)

اخبار احمدیہ

۱۵۱

○ ربوہ ۳۰ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل بھی نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں تشریف فرما ہو کر فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے نصاب اور طریقہ تعلیم کے متعلق بعض ضروری ہدایات سے نوازا۔ اس ضمن میں حضور نے اسلامی آداب کی اہمیت اور ان کی افادیت پر بھی بہت بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں تکلفات سے مجتنب رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

○ ہمارے سپین کے مبلغ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کچھ عرصہ سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

○ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کی سال رواں کی دوسری میٹنگ انشاء اللہ العزیز ۲ ظہور ۱۳۴۷ش مطابق ۲ اگست ۱۹۶۸ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ محمد آباد میں منعقد ہوگی۔ لہٰذا تمام قائدین مجالس ضلع تھرپارکر سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر)

○ مرکزی لائحہ عمل کے مطابق آئندہ سال کے بجٹ تشخیص ہو کر ۱۳ ظہور (اگست) تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ بجٹ فارم مجالس کو ارسال کئے جا رہے ہیں۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ ۱۳ ظہور (اگست) تک سال ۴۸-۱۳۴۷ھش کے بجٹ تشخیص کر کے مرکز کو ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محترم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام مسجد لنڈن وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ برادرم محترم چوہدری رحمت خان صاحب بی اے بی ٹی سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور و سابق امام مسجد لنڈن ۲۹ اور ۳۰ وفا ۱۳۴۷ش مطابق ۲۹، ۳۰ جولائی کی درمیانی شب پونے بارہ بجے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم چند روز سے ربوہ ہی میں اپنے مکان میں مقیم تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے۔ (فضل احمد ناظر تعلیم)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس، ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ وفا ۱۳۴۷ ہش

اسراف

(۲)

جب بعض دولت مند لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ آپ فضول رسومات میں مال ضائع نہ کریں تو اکثر ان میں سے جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تو کیوں نہ خرچ کریں۔ ظاہر ہے کہ اوپر کی آیات کی روشنی میں یہ جواب کتنا مجرمانہ ہے۔

از روئے احکام الٰہی انسان جو کچھ کماتا ہے اس میں سے اس کو صرف اتنا ہی خرچ کرنے کا حق ہے جتنا اس کی ذاتی یا متعلقین کی ضروریات زندگی کے لئے کافی ہوتا ہے۔ باقی مال ان لوگوں کی ملکیت ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار فرمایا ہے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ ہمیں مال۔۔۔ کہاں صرف کرنا چاہیئے تو قرآن کریم اس کا اس طرح ذکر فرماتا ہے۔

یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (بقرہ ۲۲۰)

یعنی اے رسول لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم فی سبیل اللہ کیا خرچ کریں۔ ان سے کہو کہ فالتو مال یعنی اپنی ضروریات پوری کر کے باقی مال دے دو۔ اس طرح جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے دیا ہے ہم کیوں نہ فضول خرچی کریں۔ اور رسومات میں روپیہ ضائع کرنا ہی تو فضول خرچی ہے۔ وہ اپنا نہیں بلکہ قوم کا روپیہ برباد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زیادہ سے زیادہ روپیہ کمانے کی طاقت اور موقعہ اسی کے لئے بہم پہنچایا ہے کہ وہ اپنی بھی ضروریات پوری کریں اور قوم کی ضروریات بھی پوری کریں۔ اپنے نادار رشتہ داروں قوم کے نادار لوگوں کو جو باوجود کوشش کے اپنی ضرورت کے مطابق کما نہیں سکتے۔ ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے زیادہ مال دیا ہے۔ اور اگر آپ یہ مال فضول خرچی میں اڑا دیتے ہیں تو آپ صرف قومی جرم ہی نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت گنہ گار ہیں۔ کیونکہ زیادہ مال کمانے کے واقعات معاشرہ ہی نے آپ کو بہم پہنچائے۔ اس لئے وہی زیادہ مال کا حقدار ہے۔

صدر ایوب نے چند روز ہوئے پاکستانیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ فضول خرچی ترک کر دیں۔ اور فضول رسومات میں اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی نہ گنوائیں اسی طرح صوبائی گورنر صاحب نے بھی قوم سے اپیل کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری کمائی کا کثیر حصہ فضول رسومات میں برباد ہو جاتا ہے۔ اگر مسلمانوں کو علم ہو کہ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کو کیا سمجھتا ہے تو وہ کبھی فضول خرچی کے مرتکب نہ ہوں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے مطالبات میں سب سے پہلے "سادہ زندگی" پر ہی زور دیا ہے۔ اور فضول خرچی کے مختلف پہلوؤں کو لے کر جماعت احمدیہ کو اس سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے باوجود ہماری جماعت کے بعض متمول افراد بھی "اللہ نے دیا ہے تو کیوں نہ خرچ کریں" کہہ کر اس عظیم گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں جس کی اس قدر مذمت قرآن کریم میں کی گئی ہے۔ حالانکہ ایک احمدی کا پیسہ پیسہ اس کام میں خرچ ہونا چاہیئے۔ جس کے لئے انہیں دعوے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کھڑا کیا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سادہ زندگی کے لئے جو ہدایات دی ہیں۔ وہ تحریک جدید کے مطالبات کے نام سے کتاب کی صورت میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کتابچہ میں حوالے دیگر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات اور تقاریر سے اقتباسات دیئے گئے ہیں اور جماعت خاص کر خدام الاحمدیہ کو ہم کہنا ضروری ہے کہ ان مطالبات پر عمل کروایا جائے۔

آپ نے سادہ زندگی کے متعلق جو ہدایات دی ہیں۔ یہ قرآن کریم اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسوۂ صحابہ کرام کا ہی تتبع ہے۔ جہاں تک خوش خوراکی اور تفریح کا تعلق ہے۔ اسلام اس سے منع نہیں کرتا۔ تاہم وہ ضیاع سے ضرور منع کرتا ہے۔ صاف و پاک اور ستھری اور مقوی غذا سے اسلام نہیں روکتا۔ ضرورت سے زیادہ لذیذ غذاؤں کا استعمال ممنوع ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود نے روٹی کے ساتھ صرف ایک سالن استعمال کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اچھا پکا ہوا ایک سالن جس میں غذائیت کافی ہو ہر ایک کا حق ہے۔ لیکن جو لوگ ایک سے زیادہ لذیذ سے لذیذ پلیٹیں ہڑپ کر جاتے ہیں۔ وہ یقیناً ضیاع کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ محض زبان کی بیماری ہے جس کو ہم چسکا کہتے ہیں۔ پنجابی میں ایک بولی ہے کہ

تیتری مینتری بدلی۔ رن ملائی کھا
او وسے ایہ نہ وسے کدی نہ خالی جا

یعنی چتکبری بدلی ضرور برستی ہے۔ لیکن ملائی کھانے کی شوقین عورت گھر آباد نہیں کر سکتی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جو قوم یا فرد کام کرتا ہے اس کو لذائذ کا شوق ہی نہیں ہوتا۔ وہ تو وقت پر بھی کم ہی کھاتا ہے۔ اکثر کام والے لوگ کھانا کھانا ہی بھول جاتے ہیں۔ لذیذ کھانوں کا تو ذکر ہی کیا۔ البتہ بے کار لوگ دن رات لذیذ کھانوں کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد کے سامنے اللہ تعالیٰ نے عظیم کام رکھا ہے۔ آج دنیا فتنہ و فساد سے بھر گئی ہے۔ ایسی دنیا میں اسلامی اخلاق کی اشاعت جان جوکھوں کا کام ہے۔ اس لئے لذائذ کی طرف رجوع تو ہمارے لئے اور بھی سخت گناہ ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ باقاعدہ صرف مقوی زود ہضم غذائیں استعمال کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کے کام کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ فالتو مال قومی کاموں میں صرف کریں۔

افسوس ہے اکثر لوگوں نے ان نصائح کو طاق نسیاں بنا دیا ہے اور بیاہ شادیوں میں اتنا اسراف کرتے ہیں کہ بعض وقت تو ایسے لوگوں کی احمدیت پر ہی یقین نہیں آتا۔ معاف رکھا جائے۔ ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ "خدا نے دیا ہے تو خرچ کیوں نہ کریں"۔ ایک سخت زہریلا فقرہ ہے۔ یہ ہمارے ایمان کے درخت کی جڑ پر کلہاڑی کا کام کرتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا کرنا قومی امانت میں خیانت کے مترادف ہے۔ ہم سب کو خدا تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

قربانی اور ایثار کرنے والی جماعت۔ جماعت احمدیہ

اِدھر دیکھ آ کے ہمدم۔ ایک دُنیا جاں نثاروں کی
محمد مصطفےٰ کی راہ کے خدمت گزاروں کی

چراغِ مصطفےٰ کے نُور کے آئینہ داروں کی
خدا کے آخری موعود کے طاعت گزاروں کی

نہیں ہے امتیازِ نسل و قوم اِن جاں نثاروں میں
نہیں تخصیص ان میں کچھ امیروں، مالداروں کی

امامِ وقت کی آواز پر "لبیک"، کام اِن کا
وفا کی کامرانی خُو ہے ان طاعت شعاروں کی

کوئی تحریک ہو۔ دل چاہتا ہے۔ اِن کا خود جا کر
فلک سے جھولیاں بھر کر اٹھا لائیں ستاروں کی

کہیں دیکھا ہے تُو نے ہمنشیں ایسا چمن جس میں
کوئی موسم ہو لیکن مسکراہٹ ہو بہاروں کی

یہ برکت اس عطا کی ہے۔ خلافت ہے ثمر جس کا
وگرنہ اِس جہاں میں کیا کمی ہے نیک کاروں کی

عبدالسلام اختر ایم۔ اے

قسط نمبر ۲

102

قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں

تسبیح و تحمید اور درود و استغفار کی برکات

(محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ ایم۔ اے)

اب استغفار پر غور کیجئے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِ اور کہ تم اپنے رب سے بخشش مانگو اور اس کی طرف سچا رجوع کرو۔ (سورہ ہود آیت ۳)

استغفار عذابِ الٰہی سے بچنے کا بھی ذریعہ ہے وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۔ اور نہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسی حالت میں عذاب دے سکتا تھا جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ (سورہ انفال آیت ۳۴)

استغفار رحمتِ الٰہی کے جذب کرنے کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ۔۔۔۔ الخ سورہ نساء آیت ۶۴ ترجمہ اور جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر (اس وقت) وہ تیرے پاس آتے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتے اور رسول (بھی) ان کے حق میں بخشش طلب کرتا تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کو بہت شفقت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پاتے۔

استغفار کے فوائد کے سلسلے میں سورہ نوح آیت ۱۱ تا ۱۳ کا ترجمہ یہ ہے اور میں نے ان سے کہا اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے اگر تم توبہ کرو گے تو وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی کثرت سے استغفار پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے سے لدا ہوا گم شدہ اونٹ اچانک مل جائے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا غرغرہ موت سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے یعنی اس کی توبہ رد نہیں ہوتی (ترمذی)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رات کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تا دن کا گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو اپنی مغفرت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تا رات کا گناہ کرنے والا توبہ کرے یہاں تک کہ مغرب سے سورج طلوع کرے۔ (مسلم)

احمدی مستورات کو بالخصوص اس مبارک تحریک سے زیادہ سے زیادہ برکات اور ثواب لینے کا موقع ملتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دوزخ میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہوگی کیونکہ وہ اپنے اوقات غیبت چغلی جھوٹ میں گزارتی ہیں۔

حضرت ابنِ عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ کیا کرو اور استغفار بہت کرتی رہو کیونکہ میں دوزخیوں میں تم کو بہت دیکھتا ہوں ان میں سے ایک عورت نے پوچھا ہمارے دوزخی ہونے کا کیا سبب ہے فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔

عورتیں بالعموم دماغی کام کم کرتی ہیں اور جسمانی کام زیادہ کرتی ہیں یعنی کھانا پکانا کپڑے دھونے سینے وغیرہ گھر کے دوسرے کام کاج اور جسمانی کام کرتے ہوئے یا فارغ اوقات میں ان کا محبوب مشغلہ۔ ایک دوسرے کی بُرائی و غیبت کرنا اور حاشیے چڑھا چڑھا کر باتیں کرنا ہوتا ہے تبادلہ خیالات کے لئے گھر کی عورتوں یا پڑوس کی عورتوں کو تلاش کر لیتی ہیں اور پھر بعض دفعہ تو ان کی یہ باتیں بڑے بڑے فتنوں اور مصیبتوں کا باعث اُن کے اُن کے خاندان اور معاشرے کے لئے ثابت ہوتی ہیں۔ ان سب بُرائیوں کا علاج یہی ہے کہ عورتیں فارغ وقت تسبیح و تحمید میں گزاریں۔

تسبیح و تحمید، درود و استغفار کے پڑھنے کے لئے نماز کی شرائط مثلاً وقت مقررہ وضو، قبلہ رُخ ہونا نیت کرنا اور پھر تمام کاموں سے قطع تعلق ہونا وغیرہ کی پابندی نہیں ہے اور اسی اصول کے پیشِ نظر عورتیں اُن دنوں میں بھی جبکہ نماز سے رخصت ہوتی ہے یہ تسبیح و تحمید درود و استغفار پڑھ سکتی ہیں۔ اگر ہم خواتین کام کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ تسبیح و تحمید، درود و استغفار پڑھتے رہیں تو ہم خرما و ہم ثواب والی بات ہوگی۔ ہمارے کاموں میں برکت ہوگی۔ ہمارے لئے بے حساب اجر اللہ کے یہاں جمع ہو جائے گا۔ اور ہم دوزخ کی آگ سے محفوظ رہ سکیں گی (انشاء اللہ) کیونکہ رحمان اور شیطان بیک وقت کسی جگہ نہیں ہوتے۔ رحمان سے تو شیطان نہیں آ سکتا۔ اور اگر ذہن خالی ہوگا زبان پر خدا تعالیٰ کا نام اور دل میں اس کی یاد نہ ہوگی تو ضرور شیطان ان پر اپنا تسلط کرے گا۔ ہمارے ذہنوں میں مختلف شخصیتوں کے بارے میں بُغض۔ کینہ۔ غصہ و نفرت کے جذبات اور شیطانی باتیں جنم لیں گی۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ شیطان گھٹنے جمائے ہوئے آدمی کے دل پر مسلّط رہتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ ذلیل ہو کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ آدمی غافل ہوتا ہے تو وہ وسوسے ڈالنے شروع کر دیتا ہے۔

بچّوں کی تربیت کی خاطر کام کے دوران اگر گھر میں ہم کبھی کبھی یہ ورد ذرا بلند آواز میں کریں تو بچوں پر اچھا خوشگوار اثر پڑے گا اور بچّوں کو پتہ چلے گا کہ امی جان ہر وقت یہ پڑھتی ہیں ہمیں بھی یہ پڑھنا چاہیئے بچوں کی تربیت کے لئے ہمیں ہر چیز میں پہلے اپنا نمونہ دکھانا چاہیئے البتہ گھر سے باہر بلند آواز سے پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس طرح ریا کا پہلو غالب آنے کا خدشہ ہے۔

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں حاصل کرنے کے لئے تیار ہے؟ آپؐ کے صحابہؓ میں سے ایک شخص نے پوچھا حضور ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا (جس کو اس کی تمنا ہو) وہ سَو بار سبحان اللہ کہے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اس حساب سے تو دو سَو دفعہ سبحان اللہ کہنے کی دو ہزار نیکیاں الگ اور الحمدللہ کہنے کی نیکیاں الگ۔ پھر درود شریف پڑھنے کی برکت استغفار پڑھنے کی بخشش رحمت اور مغفرت مزید۔ سبحان اللہ بے حساب نیکیاں ہی نیکیاں اور رحمتیں اور بے شمار فضل اور کرم ہمارے لئے مقدر ہو گئے۔ اور پھر صرف ہم ہی اس ورد کے مبارک اثرات سے متاثر نہیں ہوں گے بلکہ ہمارے خاوند اور بچّے۔ ہمارے خاندان کے دوسرے افراد جن سے ہماری خوشیاں وابستہ ہیں سب ہی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہیں گے انشاء اللہ۔

غرض ہم عورتوں کے لئے تو یہ ایک انتہائی بابرکت تحریک ہے کیونکہ مردوں کے مقابلے میں ہمارے پاس تسبیح و تحمید درود اور استغفار کے لئے زیادہ وقت ہے۔ مرد تو زیادہ تر دماغی کام دفتر اور گھر میں کرتے ہیں۔ پھر فرصت میں باتیں بھی کرتے ہیں تو اکثر غیبت اور چغلیوں سے مبرا تعلیمی اور تعمیری موضوعات پر گفتگو کرتے ہیں وہ بھی یقیناً اس تحریک میں حصہ لیتے ہوں گے۔ لیکن ہم اسی وقت مردوں سے زیادہ ثواب حاصل کر سکیں گی جبکہ اپنا دستور عمل ہی یہ بنا لیں کہ دست در کار و دل بایار۔ تب ہی ہم

تصحیح

الفضل ۲۶ جولائی ۶۸ء صفحہ ۳ کالم ۳ میں
لَیْسَ لَفْظٌ عِنْدَهُمْ اِلَّا مِنْ
هٰذِهِ اللُّجَّةِ
کی بجائے
لَیْسَ لَفْظٌ عِنْدَهُمْ اِلَّا مِنْ
هٰذِهِ اللَّهْجَةِ پڑھیں۔

ان کی نسبت زیادہ تسبیح وتحمید درود واستغفار کر سکتی ہیں۔ پھر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کس معجزنمائی سے شیطان کو ہم سے دُور کردے گا ہماری مشکلات کو آسان کردے گا اور فکر و بلاؤں کو ختم کرکے ہمیں سکونِ قلب کی نعمت سے فیضیاب کرے گا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس تحریک سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق دے اور ہمیں اپنی رضا و خوشنودی کو حاصل کرنے والی بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بڑے ہی پیارے شعر پہ اس تحریر کو ختم کرتی ہوں ؎

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

اعلانِ نکاح

مؤرخہ ۲۵/۷/۶۸ کو میرے برادرِ نسبتی سید منصور احمد صاحب پسر سید اصغر علی صاحب آف چک ۱۱۶ جنوبی سرگودہا کا نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ رفعت آراء صاحبہ بنت سید نذیر احمد صاحب ہمدانی محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ سے مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھا۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب خیر و برکت بنا دے آمین۔

(سید رشید احمد آف چک ۱۱۶ جنوبی سرگودہا حال وارد ربوہ)

شکریۂ احباب اور درخواستِ دعا

میرے والد حضرت مولوی عبدالواحد خان صاحب میرٹھی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر احبابِ کرام و بزرگانِ جماعت جس اخلاص اور محبت سے ہمارے غم میں شریک ہوئے اور جن جذباتِ ہمدردی کا اظہار کیا وہ ہمارے لئے اس صدمہ کو برداشت کرنے میں بڑا ممد ہوا۔ میں ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت والد صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(اقبال احمد خان ۱۹۸/۲ ٹیزی روڈ۔ بہار کالونی۔ کراچی ۲)

درخواستِ دعا:۔ میری والدہ صاحبہ کی طبیعت چند یوم سے ناساز ہے نیز بعض پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ والدہ کی کامل و عاجل صحتیابی اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

(شیخ حبیب اللہ فریح کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ہفتہ تحریکِ جدید

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام جملہ مجالس خدام الاحمدیہ انشاء اللہ ۲۔ ظہور تا ۹۔ ظہور ۱۳۴۷ ہش ہفتہ تحریکِ جدید منائیں گی۔ عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ اس عرصہ میں وہ اپنے نوجوان بھائیوں اور عزیزوں سے پورا تعاون فرمائیں۔ اختتام ہفتہ کے معاً بعد سیکرٹری صاحبان تحریکِ جدید اپنے اپنے مقام کی رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی بڑی بہو

محترمہ بی بی صاحبہ مرحومہ کا ذکرِ خیر

(مکرم سید ہبۃ اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرائے نورنگ بنوں)

ہماری تائی جان محترمہ بی بی صاحبہ جو کہ صاحبزادہ محمد ہاشم صاحب کی والدہ تھیں مورخہ ۸/۷/۶۸ کو صبح ۹ بجے بنوں میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترمہ تائی جان ہمارے دادا حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کابل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی بہو اور تایا جان صاحبزادہ محمد سعید جان صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ ہمارے دادا حضرت شہید مرحوم کی شہادت کے بعد ہمارے خاندان پر جو انقلابات آئے اُن میں مرحومہ برابر کی شریک تھیں۔ حضرت شہید مرحوم کی شہادت کے فوراً بعد ہمارے خاندان کے تمام افراد کو جن میں بچے بوڑھے اور مستورات شامل تھے علاقہ خوست سے کابل بلایا گیا۔ چنانچہ پچاس کے قریب مسلح سپاہیوں کے پہرے میں ہمارے خاندان کے افراد کابل پہنچے۔ خوست سے کابل تک کا فاصلہ تقریباً ۱۴۰ میل ہے اور تمام راستہ خطرناک پہاڑوں سے پُر ہے اور اکثر پہاڑ برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ ایسے دشوار گذار اور خطرناک راستے کو طے کرتے ہوئے ہمارے خاندان کے افراد ایک ماہ کے عرصہ میں کابل پہنچے تھے۔ کابل پہنچ کر ہماری حالت اور بھی قابلِ رحم تھی کیونکہ وہاں پر دو تین سال تک ہمیں سخت مالی پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اس دشوار گذار سفر میں تائی صاحبہ مرحومہ ہمارے ساتھ تھیں۔ کابل سے ہمیں پھر ترکستان بھیج دیا گیا۔ ترکستان کے راستے کی تکلیفوں اور وہاں کے مصائب کا خیال کرکے اب بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہاں دوسرے گوناگوں مصائب کے علاوہ سب سے بڑی تکلیف مالی پریشانی تھی۔ ایک دولت مند اور صاحبِ حیثیت خاندان کو اگر یکدم مالی پریشانی لاحق ہو جائے اور ان کے بچے اور مستورات نان شبینہ کے محتاج ہو جائیں تو اس تکلیف کا احساس ہر ذی شعور انسان کر سکتا ہے۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے

ہمارے خاندان کے افراد کا اوڑھنا بچھونا ریشم و کمخواب تھا مگر ترکستان میں اُن کو سر چھپانے کو بھی جگہ نہیں ملتی تھی۔ ایک پرانے سے کھنڈر میں انہوں نے چند ماہ گزارے۔ منجملہ دوسرے افراد کے اُن میں مرحومہ بھی تھیں جنہوں نے کمال صبر سے یہ مصائب برداشت کئے۔ ترکستان سے واپسی پر ہمیں پھر کابل شہر میں رکھا گیا اور ہمارے بڑے چچا صاحب (مرحوم) ہر ہفتے تھانے جا کر رپورٹ دیتے تھے کہ ہم سب کابل میں موجود ہیں۔ یہ زمانہ ہمارے خاندان پر نہایت کٹھن تھا ہر آن ہماری گرفتاری اور موت کا خطرہ تھا۔ ہمارے تایا جان مرحوم صاحبزادہ محمد سعید جان صاحب انہی مصائب کو جھیلتے ہوئے اس دُنیا سے رخصت ہو گئے اور ہماری تائی صاحبہ (مرحومہ) نوجوانی ہی کی عمر میں بیوہ ہو گئیں۔

مرحومہ کی سب سے بڑی خوبی احمدیت کے ساتھ گہرا لگاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص عقیدت تھی۔ ورنہ مرحومہ کے لئے اس قسم کے حالات موجود تھے کہ اگر وہ چاہتیں تو اپنے متمول بھائیوں کے ساتھ جا سکتی تھیں۔ اُن کے بھائی اچھے خاصے دولت مند تھے۔ انہوں نے کئی دفعہ مرحومہ سے درخواست کی کہ وہ احمدیت کو چھوڑ دیں اور ان کے ساتھ چلی جائیں۔ لیکن مرحومہ نے کمال صبر سے یہ تمام تکلیفیں برداشت کیں۔ اپنے بھائیوں کی بات کو ہمیشہ ردّ کیا۔ امیر حبیب اللہ خان کی وفات پر جب اس کا بیٹا امان اللہ خان تخت نشین ہوا، تو افغانستان کے بعض سرکردہ افراد نے اس سے درخواست کی کہ شہید مرحوم کے خاندان کو ان کے آبائی گاؤں سید گاہ واپس جانے کی اجازت دی جاوے۔ چنانچہ ان کی اجازت سے ہم اپنے

گاؤں سید گاہ شریف علاقہ خوست میں واپس آگئے ایک دو سال کے بعد احمدیوں کے خلاف پھر ایک عام مخالفت کی رَو شروع ہو گئی۔ اور اس نے اتنی شدت اختیار کر لی کہ ایک دفعہ پھر ہمارے خاندان کو بے سرو سامانی کی حالت میں اپنے گھروں سے نکلنا پڑا اور علاقہ درگئی میں پناہ لینا پڑی۔ اس مخالفت کے طوفان میں ہمارے مکانات باغات اور تمام اثاثہ لوٹ لیا گیا۔ ہمارے گھروں کو آگ لگا دی گئی۔ ہمارے دادا حضرت شہید مرحوم کی قیمتی لائبریری کو جس میں ایک اندازے کے مطابق پانچ ہزار کے لگ بھگ کتابیں تھیں نذرِ آتش کر دیا گیا۔ ہمارے باغات کو جس میں ہزاروں قسم کے پھلدار درخت تھے کاٹ دیا گیا۔ چند ماہ کے بعد ہمارے خاندان کے افراد نے یہ فیصلہ کیا کہ اب افغانستان میں ہمارا رہنا ممکن نہیں ہے اس لئے ہمیں ہندوستان کے علاقہ میں ہجرت کرنی چاہیئے اس فیصلے کے مطابق ہم ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے۔ لیکن ہمیں راستے سے ہی پھر واپس کر دیا گیا۔ خاندان کے تمام مردوں کو جیل میں ڈالا گیا اور مستورات کو درگئی کے ایک معزز آدمی کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا۔ اس قافلے میں ہماری تائی صاحبہ مرحومہ بھی شامل تھیں۔ چونکہ ان کے بھائی احمدی نہ تھے اس لئے انہوں نے ضمانت دے کر اپنی ہمشیرہ اور بھانجی کو رہا کرا لیا اور اُن دونوں کو وہ اپنے ساتھ لے گئے کچھ عرصہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے جب ہمارے خاندان کے افراد کو رہا کیا گیا تو انہوں نے دوبارہ افغانستان سے ہجرت کا ارادہ کیا اس موقع پر مرحومہ نے کمال جرأت اور دلیری کا ثبوت دیا۔ ان کے بھائی احمدیت کے شدید مخالف تھے انہوں نے مرحومہ کو طرح طرح کے لالچ دئے اور بعد میں ان کو ڈرایا دھمکایا بھی کہ تم ان کے ساتھ نہ جاؤ ورنہ ہم تم سے ہمیشہ کے لئے قطع تعلق کر لیں گے۔ لیکن آفرین ہے اس مجاہدہ پر جس نے اُن کی تمام باتوں کو رَدّ کیا۔ اور محض احمدیت کی خاطر ہمارے ساتھ افغانستان سے بنوں کا سفر اختیار کیا۔ حالانکہ بظاہر اس میں ان کا سراسر نقصان تھا کیونکہ افغانستان میں ہماری جائداد کا سرسری اندازہ بھی اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آجکل بھی اس کی آمد ۹۰ ہزار روپے سالانہ ہے جبکہ یہاں بنوں میں ہماری زمین کی سالانہ آمد چھ سات ہزار روپے سالانہ سے تجاوز نہیں کرتی۔ ۱۹۳۶ء سے لے کر ۱۹۶۲ء تک اُن کی مالی حالت نہایت ہی خستہ تھی لیکن مرحومہ اتنی بلند ہمت اور صابر تھیں کہ کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہیں لائیں یعنی کہ اُن کے منہ سے سوائے صبر اور شکر کے کوئی کلمہ نہیں نکلا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور نماز روزہ کی سختی سے پابندی کرتی تھیں۔ باقاعدہ تہجد کی نماز پڑھتی تھیں ہر وقت خدا اور اس کے رسول کا نام اُن کی زبان پر جاری رہتا۔ اکثر وہ اس خواہش کا اظہار فرماتی تھیں کہ وفات کے بعد ان کا جنازہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے۔ چنانچہ ان کی وفات پر ان کے بڑے صاحبزادہ ڈاکٹر محمد ہاشم صاحب نے کئی قسم کی مشکلات کے باوجود ان کی نعش کو بذریعہ ٹرک ربوہ پہنچایا۔ قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھایا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماوے اور ان کے پسماندگان کو جن میں ان کا ایک لڑکا اور دو بیٹیاں ہیں صبر جمیل عطا فرماوے ان کے لڑکے نے غیر معمولی خدمت اور محبت سے ان کی خدمت کی اس لئے وہ بہت دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احمدی احباب ان کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

دعائے مغفرت

عزیزہ منظوراں بیگم زوجہ شیخ غلام محمد صاحب امینی ہنگری حال راولپنڈی شہر مورخہ ۱۹ بروز جمعۃ المبارک تین چار روز کی معمولی علالت کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور ہیڈ فیلڈ لندن میں سکرٹری لجنہ اماء اللہ تھیں۔ دینی کاموں میں نہایت شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ اور سلسلہ کے ساتھ بے حد محبت رکھتی تھیں۔ بہت ہی مہمان نواز تھیں۔ مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ احباب مرحومہ کی ترقی درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار

صوفی عبدالغفور کارکن تحریک جدید

مشرقی پاکستان میں سترھویں تربیتی کلاس کا انعقاد

153

مشرقی پاکستان میں مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق سکولوں اور کالجوں کے طالب علموں کے لئے ایک تربیتی کلاس کا انتظام کیا گیا جو دار التبلیغ ڈھاکہ میں ۱۱ تا ۳۰ جون ۶۳ء کامیابی کے ساتھ جاری رہی۔ اس کلاس کا انتظام صوبائی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کی نگرانی میں خدام الاحمدیہ مشرقی پاکستان نے کیا۔ امسال اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھی۔

کلاس میں حصہ لینے والوں کو قرآن و حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود۔ نماز با ترجمہ اردو زبان فقہی اور تبلیغی مسائل کی تعلیم دی گئی۔ اسی طرح حفظ قرآن کریم دعائیں۔ نظم خوانی اور تقاریر کی بھی مشق کرائی گئی۔ نیز اخلاقی تربیتی امور پر بزرگان کی تقاریر کرائی گئیں۔ دینی ماحول میں چوبیس گھنٹے پر مشتمل ایک باقاعدہ پروگرام کے مطابق نماز تہجد پنجگانہ نمازوں کی پابندی۔ ذکر الٰہی اور ورزش و جسمانی مقابلہ جات کا انتظام کیا گیا۔

کل دس مجالس میں سے ۴۰ خدام نے کلاس میں شرکت کی۔ سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام بھی تھا۔ جس میں طلباء نے نہایت شوق سے حصہ لیا۔ صوبائی امیر صاحب مشرقی پاکستان نے اس کلاس میں خاص دلچسپی لی اور تقریر بھی فرمائی مختلف مربی صاحبان بھی وقتاً فوقتاً طلباء کو تعلیم دیتے رہے۔

کلاس کا اختتام صدر مجلس خدام الاحمدیہ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ کے ایک پیغام کے ذریعہ کیا گیا۔ جس کو مکرم شہید الرحمان صاحب قائد ضلع ڈھاکہ نے پڑھ کر سنایا۔ کلاس ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہی

(محمد انیس الرحمٰن صادق واقفِ زندگی آف مشرقی پاکستان)

درخواستہائے دعا :۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مکان ۲۷ گلی ۱۰ محلہ الٰہی پارک مصری شاہ لاہور کا اکلوتا بیٹا عزیز طاہر محمود عمر ۲ سال بعارضہ بخار شدید بیمار ہے قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمادے۔

۲ ۔ مبارک احمد طاہر ابن مکرم صوفی غلام محمد صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۷/A کا پیلو ضلع مظفر گڑھ آج کل ایم اے کے آخری سال کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹھیکیداروں کی پری کوالی فکیشن کیلئے ٹنڈر کی طلبی کا نوٹس

نئے ڈیرہ غازی خان۔ کاشمور ریل لنک۔ پر کاشمور سے تقریباً ۳ اور ۱۲ میل کے فاصلے پر واقع دو بڑے پلوں یعنی (۱) ڈیزرٹ کنال پر ۵×۶۰ گرڈر سپینز اور (۲) شوری نالہ پر ۲×۹۰ ۱۳۰+×۱ فٹ گرڈر سپینز پر مشتمل ہیں کی تعمیر پاکستان ویسٹرن ریلوے کے زیر تجویز ہے۔ ان پلوں میں مضبوط میسنری فاؤنڈیشنز بمعہ ارسی کیپس اور رائیٹ ہنٹس اور واپیرز بر ک میسنری میں ہیں ٹھیکے کے کام کی تخمینی لاگت برائے دو پلوں جس میں سے گرڈر خارج ہیں (جس کا انتظام پاکستان ویسٹرن ریلوے کرے گی اور تعمیر کرے گی) تقریباً ۳۰ لاکھ روپے ہے۔

اس کام کے لئے ٹنڈر دینے کی خواہش مند فرمیں چیف انجینئر سروے اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے۔ ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کو پری کوالی فکیشن کے لئے درخواستیں دیں۔ ٹنڈر دہندگان کی مرضی ہے کہ اپنے ڈیزائنوں کے مطابق پائل فاؤنڈیشنز کے ساتھ متبادل ڈیزائنوں کے لئے درج کریں۔

پری کوالی فکیشن کے لئے مجوزہ فارم بقیمت نقد -/۱ روپیہ ۳ اگست ۱۹۶۳ء تک کسی یوم کار کو دفاتر چیف انجینئر سروے اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے لاہور اور ایگزیکٹو انجینئرز کنسٹرکشن کاشمور اور کراچی کینٹ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

INF (ل) 2095

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے تین صد روپیہ اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۱۔ محترم مہر نور سلطان صاحب ایڈووکیٹ مرحوم جھنگ صدر ۔/۳۰۰
۱۲۔ مکرم قاضی عبدالحمید صاحب فونٹین پن ورکشاپ نیلہ گنبد لاہور ۔/۳۰۰
۱۳۔ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب بوئین سائیکل مارٹ بیرون حرم گیٹ ملتان ۔/۳۰۰
۱۴۔ مکرم پیر امتیاز احمد صاحب شوکت کراچی منجانب والد پیر محمد اکبر صاحب سفیر اٹ آف گوبیکی ضلع گجرات ۔/۳۰۰
۱۵۔ مکرم میجر منظور احمد صاحب کراچی منجانب والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ مرحومہ ۔/۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اپنے مالوں کو بابرکت اور پاکیزہ بنائیں

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ افراد جماعت احمدیہ دین کے لئے مالی قربانی کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ جس کی مثال اس زمانہ میں کوئی دوسری قوم پیش نہیں کر سکتی اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عمل سے اپنا عہد کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ سچ کر دکھایا ہے۔

احباب جماعت میں سے اللہ تعالیٰ نے جن کو اپنے فضلوں سے نوازا ہے ان کی آگاہی کے لئے اسلام کا ایک نہایت اہم حکم بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ ہے زکوٰۃ کا حکم۔ زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک ضروری رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تقریباً ہر اس جگہ نماز کا حکم کیا تھا زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ویسا ہی لازمی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔

پس ایسے دوست جن پر زکوٰۃ واجب ہے وہ زکوٰۃ ادا کریں تاکہ ان کے مالوں میں سے (جو حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں) غرباء محتاج اور سائلین کا جو حق ہے الگ ہو کر ان کے مال ان کے لئے بابرکت اور پاکیزہ ہوں۔ افراد جماعت خود بھی اپنے مالوں کا محاسبہ کریں۔ اور عہدیداران جماعت بھی اس سلسلہ میں ان کی مدد فرمائیں۔ اور زکوٰۃ کی جو رقم واجب ہو وصول کر کے اس تفصیل کے ساتھ کہ اس میں فلاں فلاں صاحب کی ذاتی اتنی رقم شامل ہے مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۴ وفا ۱۳۴۲ ہش سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت میرے برادر نسبتی عزیزم سید ظفر جلیل صاحب ولد حضرت محمد شاہ صاحب فتحپوری مرحوم کا نکاح محترمہ سیدہ تنویر القمر صاحبہ بنت مکرم کیپٹن ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب مرحوم آف رندھاوا حال مقیم چک ۱۱/۶ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ لڑکے کی طرف سے ایجاب و قبول کے فرائض ان کے بڑے بھائی مکرم سید مظہر جلیل صاحب نے ادا کئے اور لڑکی کی طرف سے ایجاب و قبول کے فرائض مکرم برادرم سید اعجاز منیر صاحب نے ادا کئے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت اور اپنے فضلوں کے نزول کا موجب بنا دے۔ آمین۔

(سید عزیز احمد شاہ مربی انچارج دار المطالعہ ننکانہ صاحب)

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ (ماہ احسان ۱۳۴۲ ہش / جون)

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں اس ادارے کے تمام تر اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں بعض دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں اور بعض دوست گاہے گاہے اپنے عطیے بھجواتے رہتے ہیں۔ جن دوستوں نے ماہ احسان (جون) میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

۱۔ مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ۰۰۔۔۔ ۲۵ ماہوار
۲۔ " " صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۰۰۔۔۔ ۵ "
۳۔ " " سید عبد الرزاق شاہ صاحب ربوہ ۰۰۔۔۔ ۵ "
۴۔ " " مولوی سلطان محمود انور صاحب ۰۰۔۔۔ ۵ "
۵۔ " " مرزا غلام احمد صاحب ربوہ ۰۰۔۔۔ ۱ "
۶۔ مکرمہ محترمہ جناب حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ ۰۰۔۔۔ ۱۰ "
۷۔ " " بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ۰۰۔۔۔ ۵
۸۔ مکرم محترم جناب عبد القادر صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ ۰۰۔۔۔ ۱
۹۔ " " " سعد اللہ خان صاحب ربوہ ۰۰۔۔۔ ۱
۱۰۔ " " " رشید احمد صاحب ہانگ کانگ حال ربوہ ۰۰۔۔۔ ۵۰
۱۱۔ " " " بابو محمد عالم صاحب سرگودھا ۰۰۔۔۔ ۵۰
۱۲۔ " " " خورشید احمد صاحب سیکرٹری مال ساہیوال ۰۰۔۔۔ ۵
۱۳۔ " " " عبد الغنی صاحب راولپنڈی ۰۰۔۔۔ ۵
۱۴۔ " " " چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی ۰۰۔۔۔ ۱۰
۱۵۔ جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب کراچی ۶۲۔ ۱۳۶
۱۶۔ مکرمہ محترمہ جناب ڈاکٹر آصفہ نعیم خان صاحبہ کراچی ۰۰۔۔۔ ۴
۱۷۔ مکرم محترم جناب فیض محمد صاحب نواب شاہ ۰۰۔۔۔ ۸
۱۸۔ " " " منیر احمد چوہان میرپور آزاد کشمیر ۰۰۔۔۔ ۱
۱۹۔ " " " شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور ۰۰۔۔۔ ۱۵
۲۰۔ " " " مرزا اسماعیل صاحب چک ۲۷۵ لائلپور ۰۰۔۔۔ ۱۰
۲۱۔ " " " سلیم احمد صاحب ڈھاکہ ۰۰۔۔۔ ۱۰۱
۲۲۔ " " " سید شریف احمد صاحب گجرات ۰۰۔۔۔ ۳
۲۳۔ " " " محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار ڈسکہ سیالکوٹ ۰۰۔۔۔ ۲۵
۲۴۔ " " " حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ ۰۰۔۔۔ ۳
۲۵۔ " " " منور احمد صاحب ملتان ۰۰۔۔۔ ۳۰
۲۶۔ " " " مرزا محمود احمد صاحب و بحساب امۃ القیوم صاحبہ و غلام محمد صاحب ۰۰۔۔۔ ۸۲
۲۷۔ " " " جہان خان صاحب بذریعہ مکرم مولوی عبد الوہاب احمد صاحب ۰۰۔۔۔ ۵
۲۸۔ " " " عبد القیوم صاحب پرانی انارکلی لاہور ۵۰۔۔۔ ۱۲
۲۹۔ " " " شیخ احمد علی صاحب گڑھی شاہو لاہور ۰۰۔۔۔ ۱۱
۳۰۔ " " " محمد شریف دہلی ٹمبٹ لاہور ۰۰۔۔۔ ۲۶
۳۱۔ " " " قمر احمد صاحب قریشی ماڈل ٹاؤن لاہور ۰۰۔۔۔ ۱۱
۳۲۔ " " " قیصر احمد صاحب " " " ۱۱۔۔۔ ۷۴
۳۳۔ " " " عبد الرحمان صاحب باغبانپورہ لاہور ۰۰۔۔۔ ۱۰
۳۴۔ " " " عبد المالک صاحب سول لائن لاہور ۰۰۔۔۔ ۵۰

درخواست دعا۔ خاکسار کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے بازو پر سخت چوٹ آئی ہے اور بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ہدایت احمد نوشنویس الفضل)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۲۳

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

۱۵۶

پاکستان غربی ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈر کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں:۔

۱۔ 68-2/140/2 P کیبلز انڈر گراؤنڈ متفرق سائز = ۸۳۳ لہ گز۔ ٹنڈر فارم کی قیمت دس روپے ہے۔ فروخت کی تاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۶۸ء تا ۳۱ اگست ۱۹۶۸ء تک۔ وصولی کی تاریخ ۲ ستمبر ۱۹۶۸ء۔

۲۔ ٹنڈر فارم جملہ ایام کار میں ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی۔ ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز ایمپریس روڈ لاہور سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز اینڈ انسپکشن آف پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے مل سکتے ہیں۔ صرف انہی فارموں پر آنے والی پیشکشیں لائق غور سمجھی جائیں گی

ہمارا مطمح نظر — ترقیاتی منصوبے

آپ بھی شرکت کیجئے

۲ نئے قرضے

آج جاری ہو رہے ہیں

صرف آج کے لئے

۵¾ فیصد قرضہ ۱۹۷۵ء

(اجراء ثانی)

قیمت اجراء ------ ۱۰۰٫۰۰ روپے

تاریخ ادائیگی ------ ۱۵ جولائی ۱۹۷۵ء

آج تا اطلاع ثانی

۵½ فیصد قرضہ ۱۹۸۵ء

قیمت اجراء:۔

(ا) ۲۲ جولائی تا ۳ اگست ۱۹۶۸ء ------ ۱۰۰٫۰۰ روپے

(ب) ۵ اگست تا ۱۰ اگست ۱۹۶۸ء ------ ۱۰۰٫۱۱ روپے

اور بعد ازیں ہر ہفتے گیارہ پیسے فی صد روپے اضافے کے ساتھ تا اطلاع ثانی۔

تاریخ ادائیگی ------ ۲۰ جولائی ۱۹۸۵ء

قرضے کی درخواستیں:

(۱) قرضے کی درخواستیں سو روپے یا سو سے تقسیم ہونے والی رقوم کے لئے ہونی چاہئیں۔

(۲) درخواستیں مقررہ فارم پر دی جائیں اور ان میں قرضے کا نام، کل رقم، تمسکات کی اقسام جو درکار ہوں، درخواست کنندہ کا پورا نام اور پتہ، نیز اس پبلک ڈٹ آفس، ٹریژری یا سب ٹریژری کا نام بھی درج ہو جہاں درخواست کنندہ کو منافع کی ادائیگی مطلوب ہو۔

درخواستیں ان جگہوں پر وصول کی جائیں گی۔

(ا) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر واقع کراچی، لاہور، راولپنڈی پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چٹاگانگ، کھلنا اور بوگرا۔

(ب) جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر موجود نہ ہو وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں اور

(ج) جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا دفتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخ موجود نہ ہو وہاں سرکاری خزانہ۔

جاری کردہ:۔ **وزارت مالیات حکومت پاکستان**

بعض اوقات انسان حقیقت میں نیک نہیں ہوتا لیکن وہ اپنے آپ کو نیک سمجھ رہا ہوتا ہے

یہ مقام خاص خاص مومنوں کو ہی حاصل ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے اپنے ایمان کی پختگی سے واقف ہو جاتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیات اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"فرمایا وہ لوگ جو ناروا افعال میں اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے ہماری سزا سے بچ جائیں گے اُن کا یہ خیال بالکل باطل ہے دنیا میں کوئی شخص دھوکا سے خدا تعالیٰ کی سزا سے نہیں بچ سکتا۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ دوسرے لوگوں کے متعلق کوئی فیصلہ کرنا تو الگ رہا انسان خود اپنی ذات کے متعلق بھی صحیح فیصلہ کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ وہ ہوتا بد ہے لیکن سمجھتا اپنے آپ کو نیک ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے گا حالانکہ اس کا یہ فیصلہ جھوٹا ہوتا ہے اور وہ عذاب میں پکڑا جاتا ہے اور اس دن اسے پتہ لگتا ہے کہ میں اپنے آپ کو غلط طور پر مومن سمجھتا رہا ہوں۔ یہ مقام خاص خاص مومنوں کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے اپنے ایمان کی پختگی کے واقف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ۔ (احزاب آیت ۲۴)

یعنی صحابہؓ میں سے بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنے دعوئے ایمان کو ثابت کر دیا ہے۔ اور بعض اُس موقعہ کے منتظر ہیں جب وہ اپنے دعوئے ایمان کو ثابت کر دیں گے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت مالک بن انسؓ ایک انصاری صحابی جو غلطی کی وجہ سے جنگِ بدر میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ جب انہوں نے بدری صحابہؓ سے بدر کی جنگ کے کارنامے سنے تو جوش سے اٹھ کر ٹہلنے لگ گئے اور کہنے لگے یہ کیا بات ہے جب مجھے موقعہ ملا تو میں بتاؤں گا کہ مومن کیسی قربانیاں کرتا ہے چنانچہ اُحد کی لڑائی میں وہ شامل ہوئے اور جب پیچھے کی طرف سے یکدم حملہ کی وجہ سے مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے اور وہ میدان جنگ سے ہٹ کر کچھ فاصلہ تک آ گئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے اور کفّار کے پتھراؤ کی وجہ سے زخمی ہو کر دوسرے زخمیوں کے جسموں پر گر گئے اور اتنے میں کچھ اور لوگ زخمی ہو کر آپؐ پر گر گئے اور چند منٹ کے بعد لوگوں نے آپ کو غائب دیکھ کر سمجھ لیا کہ آپؐ شہید ہو گئے ہیں تو بعض لوگوں نے دوڑ کر مدینہ میں جو اُحد کے قریب ہی تھا یہ مشہور کر دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ یہ خبر اُن لوگوں پر بھی جو میدانِ جنگ سے صرف تھوڑے فاصلہ پر پیچھے تھے بجلی کی طرح گری۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُس وقت مالکؓ (جو کھجوریں کھا رہے تھے) کے ہاتھ میں آخری کھجور تھی۔ انہوں کھجور اُٹھا کر زمین پر پھینک دی اور کہا میرے اور میرے محبوب کے درمیان سوائے اِس کھجور کے اور کیا حائل ہے۔ ۔ ۔ یہ کہہ کر تلوار میان سے نکال لی اور دشمن کے جمِ غفیر پر جا پڑے۔ اکیلا آدمی سینکڑوں آدمیوں کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے تھوڑی ہی دیر میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اُن کا جسم زمین پر بکھر گیا۔ اور جب خدا تعالیٰ نے پھر مسلمانوں کو غلبہ دیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالکؓ بن انسؓ کو تلاش کرو وہ کہاں ہیں تو لوگوں نے آکر خبر دی کہ اُن کا تو کہیں پتہ نہیں لگتا۔ آپؐ نے پھر اُن کی تلاش کا حکم دیا۔ اتنے میں اُن کی بہن مدینہ سے یہ وحشتناک خبر سُنکر کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں دوڑتی ہوئی میدانِ جنگ میں پہنچی اور آخر ایک جگہ پر اُس نے ایک لاش کے ٹکڑے دیکھے جن ٹکڑوں میں سے ایک اُنگلی کے ذریعہ اس نے پہچان لیا کہ یہ میرے بھائی مالکؓ کی نعش ہے اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ مفسّرین کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی یہ آیت کہ

مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ
وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ۔

انہی کے متعلق تھی۔"

(تفسیر کبیر سورہ العنکبوت ص۲۷۵، ص۲۷۶)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بھارتی پارلیمنٹ میں زبردست ہنگامہ

نئی دہلی ۳۰ رجولائی۔ بھارت کی راجیہ سبھا میں کل ایک تحریک التوا پیش ہوئی جس میں بحرِ ہند میں روس کے تین جنگی جہازوں کی موجودگی پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔ تحریک کے محرکین نے بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا کہ روسی جہازوں کی موجودگی کے خلاف روس سے شدید احتجاج کیا جائے۔ تحریک التوا پر جا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر راج نرائن اور دوسرے ارکان نے پیش کی تحریک پر بحث کے دوران پارلیمنٹ میں زبردست ہنگامہ ہو گیا اور ارکان نے ایک دوسرے کے خلاف تلخ الفاظ استعمال کئے۔

وزیر دفاع سردار سورن سنگھ نے تحریکِ التوا پر تقریر کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ بحرِ ہند میں روس کے جنگی جہاز موجود ہیں لیکن ان کی تعداد تین نہیں دو ہے انہوں نے کہا کہ یہ جہاز خیرسگالی کے دورہ پر بمبئی اور مدراس آئے تھے۔ دورہ ختم کرنے کے بعد روسی جہاز عراق چلے گئے۔ اب یہ جہاز بحرِ ہند کے راستے واپس روس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ روسی جہاز مستقل طور پر بحرِ ہند میں قیام کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

اگرتلہ سازش کیس کی سماعت دوبارہ شروع

ڈھاکہ ۳۰ رجولائی۔ خصوصی ٹربیونل نے کل اگرتلہ سازش کیس کی سماعت دوبارہ شروع کر دی۔ ٹربیونل سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمان (چیئرمین) مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ایم۔ آر خان اور مسٹر جسٹس مقسوم الحکیم پر مشتمل ہے۔ ٹربیونل نے کل استغاثہ کے گواہوں کے بیانات قلمبند کرنا شروع کئے۔ استغاثہ کی طرف سے پہلے گواہ لیفٹیننٹ مزمل حسین ٹربیونل کے سامنے پیش ہوئے۔ وہ وعدہ معاف گواہ ہیں۔

شہزادی ثروت اور شہزادہ حسن کی شادی ۲۰ راگست کو ہوگی

کراچی ۳۰ رجولائی۔ اردن کے ولی عہد شہزادہ حسن بن طلال اور شہزادی ثروت اکرام اللہ کی شادی ۲۰ راگست کو کراچی میں ہوگی۔ اس تقریب میں صدر محمد ایوب خان، شاہ حسین اور شاہی خاندان کے دوسرے افراد شرکت کریں گے۔ توقع ہے کہ شاہی بارات شادی سے کئی روز قبل یہاں پہنچ جائے گی۔ ایک اطلاع میں کہا گیا ہے کہ شادی کی تقریب میں سادگی کا خاص طور پر خیال رکھا جائے گا۔

پاکستان کا فارمیسی وفد ایران جائے گا

راولپنڈی ۳۰ رجولائی۔ پاکستانی دوا سازوں کا ایک چھ رکنی وفد ایران کا دورہ کرے گا اور پاکستان سے ادویات کی برآمد کے بارے میں ایرانی حکومت سے بات چیت کرے گا۔

● نئی دہلی ۳۰ رجولائی۔ بھارت کے صوبہ آسام، مغربی بنگال، یوپی اور راجستھان وغیرہ میں حالیہ سیلاب کے دوران میں ۱۲۹ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

درخواستِ دعا

(۱) مکرم عبدالرؤف صاحب آف فجی طالب علم جامعہ احمدیہ چار یوم سے بیمار ہیں بخار اور شدید سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ عطا فرماوے۔

(صدیق احمد منور دارالرحمت غربی ربوہ)

(۲) سید محمد ہاشم صاحب بخاری سابق مبلغ گھانا کی صاحبزادی سیدہ منصورہ بیگم کافی عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)